

پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ
پشین بلوچستان

پس چہ باید کرد

مسلمانان عالم کے لئے لمحہ فکریہ

مغرب کے صلیبی اتحاد نے جو ۷۸ غیر مسلم اور بعض ننگ اسلام اور ننگ دیں مسلم کے حکمرانوں پر مشتمل تھا، ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء تا دسمبر ۲۰۰۱ء افغانستان کی طالبان اسلامی حکومت کا بظاہر خاتمہ کر دیا اس سے پہلے ۱۹۹۲ء میں سو سے اوپر انہی غیر مسلم طاقتوں اور تقریباً سب عرب حکومتوں نے مل کر عراق کی اینٹ سے اینٹ بجائی تھی۔ جس نے بلاوجہ دوسرے چھوٹے سے لیکن تیل کی دولت سے معمور و متمول ملک کو بیت پر قبضہ کر کے سینکڑوں مسلمان بھائیوں کو قتل کیا تھا۔ سعودی عرب کی بادشاہت کو عراق سے سب سے زیادہ خطرہ تھا اس لئے اس کی حفاظت کے نام پر مگر صہیونیت کے مخفی مقاصد کو آگے بڑھانے کے لئے پانچ ہزار امریکی فوج شمال میں واقع بیوک کے اڈے پر مقیم ہو گئی۔ چونکہ اس عیسائی فوج میں یہودی بھی لازماً تھے۔ اس لئے حضور ﷺ کی اس آخری وصیت کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہو گئی جس میں شاہ دو جہان ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے نکال دو۔ عیسائی تثلیث کے عقیدے کی بناء پر مشرکین ہی کے زمرے میں آتے ہیں۔ یہود تا یہود کو خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم نے جزیرۃ العرب سے نکال دیا تھا۔ اب سعودی نجدی وہابی بادشاہت کو اپنے اقتدار کا تحفظ منظور تھا مگر امریکی استعمار کی نظر سعودی تیل پر تھی۔ جو تہذیب کی شہ رگ کے لئے خون کا درجہ رکھتا ہے۔ اور جو دنیا میں سب سے بڑا ذخیرہ ہے۔ امریکہ نے اپنے فوجی اخراجات بمعہ سود کویت، قطر اور سعودی عرب سے وصول کئے اور اب تک وصول کر رہا ہے۔ جس کے باعث تاریخ میں پہلی مرتبہ سعودی بجٹ میں خسارہ دکھایا گیا۔

پہلی خلیجی جنگ میں لاکھوں عراقی مسلمان صلیبی بمباریوں سے شہید ہوئے اور بعد میں ہزاروں عراقی بچے ادویہ اور خوراک نہ ملنے کے باعث گزشتہ دس سال میں فوت ہوئے۔ صدر صدام حسین نے تمام مشکلات کے باوجود مغرب کی بالادستی کو قبول نہیں کیا۔ لہذا وہ مغرب کا معتب و ٹھہرا۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء کو امریکہ کے نیویارک ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے ایک سو دس منزلہ جڑواں مینار کیا گرے کہ امریکہ کو علی الاعلان تمام دنیائے اسلام کے خلاف صلیبی مذہبی جنگ چھیڑنے کا بہانہ مل گیا۔ امریکہ کے بقول اس نے عراق پر پہلی جنگ خلیج میں چالیس ہزار اثن بارود برسایا تھا۔ اب افغانستان پر اس نے بیس ہزار اثن بارود برسایا۔ ۱۹۹۸ء میں اگست کے مہینے میں امریکہ نے نواز شریف وزیراعظم پاکستان سے اجازت لئے بغیر اسامہ بن لادن کو جو کہ تمام عالم اسلام کی آبرو ہیں مارنے کے لئے بلوچستانی ساحل یعنی بحیرہ عرب سے کوئی

پچاس کے قریب کروڑ میزائل اپنے بحری جنگی جہازوں سے فائر کئے جس میں اس عظیم مجاہد کے ٹریننگ کمپ کے ۲۳ مجاہد شہید ہوئے۔ پھر خونخوار بش نے آدمی رات کو اکتوبر ۲۰۰۱ء کی کسی تاریخ کو پاکستان کو امریکہ کا دوست یا دشمن بننے کا راستہ چننے کی فون پر دھمکی دی۔ کیونکہ پاکستان ہی سے دنیا کے واحد صد فیصد اسلامی ملک افغانستان کے خلاف زمینی اور فضائی حملہ ممکن ہو سکتا تھا۔ کیونکہ پچاس کروڑ میزائلوں میں سے صرف چند نشانے پر لگے تھے۔ بقیہ ہدف سے دور جا گرے تھے۔ کچھ راستے ہی میں تھک کر یا بھٹک کر بلوچستان کے اندر گر گئے تھے جو حکومت نے ازارہ نیاز مندی و تابعداری کا عالم صلیبوں کے حوالے کر دیئے تھے۔

اب مطلق العنان پاکستانی حکمرانوں کے لئے یہ لمحہ فکریہ تھا کہ اپنے مسلمان بھائی اور پڑوسی ملک پر حملے کے لئے بھی راستہ نہ دیں اور خونخوار نصرانی طاقتوں کے غیض و غضب سے بھی جان بچائیں۔ اس مرحلے پر ایران نے نصاریٰ کی مذموم دہشت گردی سے بھی لائقیتی کا اعلان کیا اور افغانستان پر حملے کے لئے راستہ دینے سے بھی انکار کیا۔ حالانکہ ایران طالبان کا سخت مخالف اور دشمن بھی تھا اور فتح مزار دہامیان کے بعد ان پر حملہ آور بھی ہوا تھا پاکستان نے صرف پتھر کے زمانے میں پہنچائے جانے کی دھمکی سے ڈر کر نہ صرف امریکہ کو اپنی فضا استعمال کرنے کی اجازت دے دی بلکہ جیکب آباد دہلندیں، ژوب اور پسنی وغیرہ کے ہوائی اڈے بھی دیئے اور لاجسٹک سپورٹ یعنی پیڑا دل اور سامان خورد و نوش وغیرہ کی سہولیات بھی پیش کیں۔ یوں گزشتہ پچاس برس کی، وہ پالیسی یکسر بدل دی گئی۔ جس میں ہمارے لئے ازلی دشمن بھارت کو افغانستان سے ہر قیمت پر دور رکھنا اور افغانستان کی اسلامی حکومت کی حمایت کرنی تھی تاکہ اسلامی اخوت کا تقاضا بھی پورا ہوتا اور ملک کی مغربی سرحد بھی محفوظ رہتی۔ اب ایک سو بیس درجے کے زاوے سے افغان پالیسی بدلنے سے مشرقی سرحد کی طرح جس پر ہندو بیٹھا ہوا ہے۔ مغربی سرحد بھی غیر محفوظ ہو گئی کیونکہ طالبان کے باغی اور باغی گروپ شمالی اتحاد کے ازبک، تاجک اور ہزارہ اتحاد کی ترجیحات میں ہندو اور مشرک بھارت تو شامل ہے مگر اپنی مسلمانی کے نام نہاد دعوؤں کے برعکس ان کی ترجیحات میں مسلم ملک پاکستان داخل نہیں ہے۔ اور پھر اسلامی طالبان پشتون تھے جن کے ایک کروڑ بھائی سرحد اور بلوچستان میں رہتے ہیں۔

پاکستان کے فرد واحد کا یہ فیصلہ پارلیمان یا شورائی کی غیر موجودگی کا نتیجہ تھا اور ملک کو ہمیشہ فوجی حکومتوں نے نقصان پہنچایا۔ ۱۹۷۱ء کا سقوط ڈھاکہ اور نوے ہزار مسلم فوج کا تاریخ میں پہلی مرتبہ ہتھیار ڈالنے کی ذلت اٹھانا اور ملک کے مشرقی بازو کا ہمیشہ کے لئے الگ ہونا بھی ایک غیر نمائندہ فوجی حکومت کا شاخسانہ تھا۔ طالبان نے زہر کا یہ گھونٹ مجبوراً پیا اور صرف یہ کہہ کر خاموش ہو گئے۔

یہ فتنہ آدمی کی خانہ دیرانی کو کیا کم ہے؟

© rasailojaraid.com

عیسائی صلیبی افواج نے جن کے ساتھ بہت سے مسلمان ممالک کی اخلاقی مدد بھی شامل تھی، مغرب کی خود ساختہ دہشت گردی کے خلاف اور ایک ارب مسلمانوں میں سب سے زیادہ مضبوط ایمان اور اسلامی جذبہ جہاد سے بھرپور شخصیت شیخ اسامہ بن لادن کا بہر صورت گرفتاری یا شہادت کیلئے ۱۷ اکتوبر تا ۱۷ نومبر ۲۰۰۱ء کے چالیس دنوں میں مادی اور دنیوی لحاظ سے کمزور اور پس ماندہ مگر ایمانی اور روحانی لحاظ سے بہت مضبوط افغانستان پر کردار میزائلوں، بمبارطیاروں، چھوٹے چھوٹے ایٹم بموں یعنی ڈنری کٹر بموں سے بے تحاشا بمباری کر کے تقریباً دس ہزار طالبان مجاہدین اور بیس تائیس ہزار عام افغان شہریوں کو شہید کیا اور سی آئی اے کے پروردہ حامد کرزی اور گل آغا شیرزئی جیسے اسلام فروش پشتون فروشوں نے میر صادق اور میر جعفر کی یاد تازہ کرتے ہوئے حملہ آور صلیبی افواج کا ساتھ دیا۔ مسلمانوں کو بیرونی دشمنوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا کہ اندرونی غداروں سے پہنچا۔ چنانچہ چالیس دن کے بعد وسط دسمبر ۲۰۰۱ء میں طالبان نے قندھار کو خالی کیا اور اپنے ہزاروں ساتھیوں اور ہتھیاروں کے ساتھ طاعنہ عمر مجاہد مدظلہ دامت فیوضہ افغانستان کے پہاڑوں میں روپوش ہو گئے۔ کابل میں امریکہ کی پٹھو حکومت قائم ہو گئی۔ اسلامی حکومت کو تاریخ صدیوں تک رو دیا کرے گی ع مگر اے زندگی رو دیا کرے گی مجھ کو تو برسوں امریکہ کو وسط ایشیا کے تیل اور گیس سے بھرپور مسلمان ترکمانستان تک رسائی کا آسان راستہ مل گیا اور اسلامی نظام جو یہود و نصاریٰ کی آنکھوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے نہ رہا۔ مگر اس روز سے آج تک صلیبی اتحادیوں کی افواج ہر روز راکٹوں، میزائلوں، گرینڈوں اور بارودی سرنگوں سے حملے جاری ہیں۔ اور افغانوں کے جذبہ جہاد کو ہزار آفریں اور صد سلام کہ ہر روز پانچ تاس استعماری مغربی فوجی یعنی امریکی، جرمن، فرانسیسی، اطالوی اور آسٹریلیائی واصل جہنم ہوتے ہیں۔ اور حال ہی میں بارہ سوا امریکی فوجیوں کی لاشوں کے تابوت قطر کے الحید ہوائی اڈے اور عرب امارات اور کویت کے ہوائی اڈوں پر پہنچائے گئے ہیں تاکہ مناسب وقت پر امریکہ پہنچائے جاسکیں۔ پندرہ سو زخمی اس تعداد کے علاوہ ہیں۔ اسامہ بن لادن کا قصور کیا تھا یہی کہ حرمین شریفین کی توسیع جدید کے ساتھ ساتھ جو ان کی بن لادن کمپنی نے انجام دی اس مرد مجاہد نے یہ نعرہ مستانہ لگایا کہ سعودی سرزمین سے عیسائی افواج اور بیت المقدس سے یہودی افواج نکل جائیں۔ اس پر اپنے کفار کے ڈر سے اور بیگانے اسلام کی دشمنی سے ان کے مخالف بن گئے اور شیخ نے اپنا وطن مالوف چھوڑ کر طالبان افغانستان کے ہاں پناہ لی۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش

ہیں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قد

طالبان نے اپنی حکومت کی قربانی دینا گوارا کی مگر اسامہ بن لادن کو کفار کے حوالے کرنا گوارا نہ کیا۔ جبکہ

بہت سے نام نہاد اسلامی ممالک اور حکومتیں اس حوالے کر دیئے ہیں۔

بہیں نقاد رہ از کجاست تابہ کجا

جن مسلمانوں نے افغانستان کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا ان کے متعلق سعودی عرب کے ایک عالم نے کفر کا فتویٰ دیا۔ مگر بہر حال ان کا حشر تو امریکینوں اور دوسرے عیسائیوں کے ساتھ ہوگا۔ یوں ان کی بدبختی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ پاکستان میں امریکی کا سرے لیسوں کے ایک محد واد مخصوص گروہ نے ”سب سے پہلے پاکستان“ کا نعرہ لگایا۔ حالانکہ حکمران طبقے ہمیشہ علامہ اقبال کے گن گاتے اور ان کے اشعار گنگتاتے ہیں۔

نہ تو رانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی تو اے شرمندہ ساحل اچھل کر بیکراں ہو جا
اور ایک ہوں مسلم حرم کی پاسبانی کے لئے نل کے ساحل سے لے کر تابہ خاک کا شفر
پاکستان کو عیسائیوں کے دباؤ میں آ کر اپنی افغان پالیسی یکسر تبدیل کرنے کا صلہ کیا ملا۔ ایک ارب ڈالر نقد اور ایک ارب ڈالر کے قرضے کی معافی

ع تو سے فروختند و چار زراں فروختند

بلکہ دینے فروختند و چار زراں فروختند

امریکہ کی یوفاقی تو زبان زد عالم ہے۔ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں ہمارا اسلحہ بھارت کو دیا۔ ۱۹۷۱ء میں اس کا بیڑا خلیج بنگال میں آتے آتے رہ گیا اور یہاں ملک کا بیڑا بچنے لٹنے غرق کر دیا۔ افغان جنگ میں اسلامی اخوت کی قربانی دے کر جو پاکستان نے ہرمحاذ پر مغربی صلیبیوں کا ساتھ دیا تو اس کا صلہ یہ ملا کہ امریکہ میں محنت مزدوری کے لئے جانے والے پاکستانیوں کو طیارے بھر کر ملک کو واپس بھیجا گیا۔ بعض کو پابہ جولان بھی لایا گیا، پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف زہر افشانی شروع کی۔ شمالی کوریا کے ساتھ ایٹمی اور میزائلوں کے تعاون کے افسانے تراشے گئے اور ہر وقت یہ لگتا تھا کہ اب اغیار کا رخ پاکستان کی طرف ہونے والا ہے۔ مگر صلیبیوں نے افغانستان سے کچھ فارغ ہونے کے بعد عربوں میں عسکری لحاظ سے مصر کے بعد مضبوط اور تیل کے لحاظ سے سعودی عرب کے بعد دوسرے متمول ملک عراق کا رخ کیا۔ دو ماہ تک خلیج عربی، خلیج فارس میں صلیبیوں کے بحری بیڑے، میزائل اور طیارے جمع ہوتے رہے۔ اور عرب و عجم تمام مسلم ممالک یہ تماشا دیکھتے رہے۔ ان سے یہ نہ ہو سکا کہ کمزور اور نام نہاد او آئی سی، مسلم امہ کمیشن، کو متحرک کر کے امریکہ کو زوردار الفاظ میں اسلامی ملک پر ہرگز حملہ نہ کرنے کے لئے دباؤ ڈالتے۔ آخر وہی ہوا کہ جھوٹ موٹ کے وسیع پیمانے پر بتائی پھیلانے والے ہتھیاروں کی آڑ میں امریکہ اس کے پٹھو برطانیہ دوسرے پٹھو آسٹریلیا اور دوسرے غیر اہم یورپی ممالک اسپین، پولینڈ وغیرہ کے لاؤ لشکر نے دجالی اتحاد کی صورت میں بچارے عراق پر ۲۰۰۳ مارچ ۲۰۰۳ء کو حملہ کیا اور اپنے شیطانی ذرائع ابلاغ میں دو تین دن میں اس پر قبضہ کرنے اور صدر صدام حسین کے مظالم سے بچانے کا پروپیگنڈا کیا۔

سے وہ کفر کے اس ریلے کے سامنے پہاڑ کی طرح ڈٹ گیا اور اس کی فوجوں نے ایک ماہ تک دجال کے لشکر کا اس دلیری اور جانبازی سے مقابلہ کیا کہ دشمنوں کے چھکے چھوٹ گئے اور چھٹی کا دودھ یاد آنے والا ہی تھا کہ وہی غداری کا آزمودہ نسخہ کام دے گیا۔ دو ہفتے کے بعد عراقی ری پبلکن گارڈز کا کمانڈر امریکیوں سے مل گیا۔ اور اپاچی ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر فرار ہو گیا۔ یوں عراقی دفاع اور مزاحمت کا ایک بڑا ستون گر گیا۔

اتحادی صلیبیوں نے سات سو کروڑ میزائل اور دس ہزار ہینڈ بم عراق پر برسائے۔ بصرہ میں خوراک کے ذخیرے کو جلایا۔ دس ہزار کے قریب عراقی شہری روز و شب کی مسلسل بمباری سے شہید ہوئے۔ کوئی سات ہزار عراقی فوجی گرفتار ہوئے۔ مگر عیسائیوں کے تقریباً ایک ہزار سپاہی واصل جہنم ہوئے۔ پچاس ٹینک پندرہ طیارے اور بیس ہیلی کاپٹر ان کے عراقیوں نے تباہ کئے۔ دس سال تک مغرب کی پابندیوں میں جکڑے اور دس سال تک امریکی و برطانوی طیاروں کے حملوں کے تحت مشرق عراق کے لئے اس قدر بڑی صلیبی فوج جو تین لاکھ تھی کا مقابلہ کرنا معجزے سے کم نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ غیور و مہر ہے۔ جو لوگ اس کی راہ میں کفار کا ڈٹ کر مقابلہ کریں وہ لازماً ان کی مدد کرتا ہے۔ عراق نے مسلمانوں کا نام پھر اس گمے گزرے دور میں روشن کیا اور جب چوبیس دن کی لڑائی کے بعد صدر صدام اور اس کی حکومت پُر اسرار طور پر ریزین چلی گئی تو نصرانی افواج کو بغداد میں قدم دھرنے کا حوصلہ ہوا۔

اس سے پہلے ناویہ اور کربلا و نجف میں عراقیوں نے دشمن کا اس قدر زوردار مقابلہ کیا کہ فضائی چھتری نہ ہونے کے باوجود دشمن کے دانت کھٹے گئے اور وہ چوٹی کی رفتار سے آگے بڑھتا رہا۔ عراق کے شیعوں نے امریکہ کی توہمت کے بالکل برعکس نہ صدام کے خلاف بغاوت کی نہ امریکیوں کو خوش آمدید کہا بلکہ اس سخت گھڑی میں دشمنوں پر وہ تابو توڑ حملے کئے کہ وہ تڑپ تڑپ کر رہ گیا اور آج تک وہ امریکیوں کے خلاف ہزاروں کی تعداد میں مظاہرے کر کے ان کے عراق سے نکلنے کا مطالبہ کرتی ہیں۔

عراق پر قبضہ کرنے کا امریکہ کا بڑا مقصد عراقی تیل تک رسائی اور اپنے لاڈلے اسرائیل کو محفوظ بنانا ہے۔ تیسرا مقصد اپنی مخالفت ختم کرنا اور عظیم تر اسرائیل کے لئے راہ ہموار کرنا ہے جس میں عراق تمام و کمال شامل ہے۔ شام لبنان صحرائے سینا اور اردن کے علاوہ اس میں جو کہ نامہ یمنہ منورہ کا تمام علاقہ شامل ہے۔ شام کو عراقی جنگ کے فوراً بعد امریکی دھمکیاں اس پر دباؤ بڑھا کر اسرائیلی مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ امریکہ عیسائی ہونے کے باوجود اپنے چالیس لاکھ یہودیوں کی بری طرح گرفت میں ہے۔

ع فرنگ کی رگ جان بچہ یہود میں ہے

یہ تو روزانہ ہزاروں لاکھوں شیعہ سنی عراقیوں کے زوردار مظاہروں کا نتیجہ ہے کہ امریکہ کے ایوانوں میں کھلبلی پڑی ہوتی ہے۔ ورنہ وہ تو اسرائیل کے دشمن نہیں بلکہ دوست ہیں۔ شام کو عراقی تیل بھی اردن کی

راہ اسرائیل کو بذریعہ پائپ لائن پہنچانے پر تھلا ہوا تھا اور احمد شہلی کو جو کہ امریکی مہرہ ہے اہل عراق نے مسترد کر کے حکومت کی باگ ڈور محبت وطن عراقی قیادت کے سپرد کرنے کا واحد نعرہ اپنایا ہے۔ نیز عراقی شیعہ جو سینوں سے تعداد میں ذرا زیادہ یعنی ۶۰ فیصد ہیں آج کل ایک ہی نعرہ لگا رہے ہیں کہ لاسنی لاشیعہ وحدہ اسلامیہ یعنی ہم میں نہ کوئی سنی ہے نہ شیعہ بلکہ سب مسلمان متحد ہیں۔ اس سے امریکہ کے استعماری اور تکبرانہ ارادوں پر اوس پڑتی ہے۔ شیعوں نے کہا کہ ہم نہ صدام کو چاہتے ہیں نہ امریکہ کو کیونکہ صدام نے عراقی شیعوں کو ہر طرح سے دبا رکھا تھا اور خود غیر مذہبی ہوتے ہوئے شیعوں کے مذہبی اجتماعات پر پابندیاں عائد کر رکھی تھیں۔

مگر صدام کی زندگی کا یہ پہلو قابل صد تحسین ہے کہ وہ کفر و استعمار کی اندھیری رات میں باطل کے سامنے ڈٹ گیا اور اقوام متحدہ کی جو کہ امریکہ کی ساختہ و پرداختہ ہے عالمی اسلحہ انپکڑوں کے معائنے کے بہانے عراق کی جاسوسی کرنے اور اسے اپنے آخری الصمود میزانیلوں سے بھی محروم کرنے کے باوجود میدان میں ختم ٹھونک کر آیا۔

فکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے امیر

مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

بغداد میں استعماری افواج کے داخلے کے بعد عراقی میوزیم میں بائبل و بنیو کی قدیم ترین تہذیب کے نمائندہ عجائب گھر کی دن دھاڑے لوٹ سے پتہ چلا کہ امریکہ نہ صرف مسلمانوں کے دین کا دشمن ہے اور نہ صرف ان کے قدرتی وسائل کو لالچ کی نگاہوں سے دیکھتا ہے بلکہ مسلمانوں کی تہذیب (ان کے تمدن غرض) کا دشمن ہے اور اسے عریانی، فحاشی، سنگدلی، نفسانسی اور چھینا جھٹی پڑنی اپنی تہذیب پر فخر اور اکڑ ہے۔ مگر وہ صرف ایک زبان سمجھتا ہے اور وہ ہے طاقت کی زبان۔ جب چھپکلی کی طرح دبلا پتلا شمالی کوریا یا ایٹمی مسئلے پر امریکہ کے سامنے ڈٹ گیا تو امریکہ بیٹگی ملی بن گیا اور آئیں بائیں شائیں کرنے لگا کیونکہ شمالی کوریا یا مسلمان نہیں کیونست اور کیونست چین کا ہمسایہ تھا جسے امریکہ اپنا پانگ سمجھتا ہے اور وہ مسلم ملک نہیں تھا جس سے امریکہ سات ہزار میل دور بیٹھ کر جھوٹ موٹ کا خطرہ محسوس کر رہا ہو۔ صدام کی حکومت ختم کرنے پر ان تباہی پھیلانے والے ہتھیاروں کا نام و نشان کیوں نہیں ملا جن کے خلاف امریکہ نے آسمان سر پر اٹھایا ہوا تھا۔ اب کوئی اس فرعون و مردود سے پوچھنے والا نہیں۔

اب معلوم ہوا کہ امریکہ جو کہ صلیبی عیسائی دنیا کا سب سے بڑا ایڈر اور عظیم فوجی، سائنسی اور ٹیکنیکی قوت کا مالک ہے صرف اور صرف اسلام اور جہاد کو اپنے لئے خطرہ محسوس کرتا ہے کیونکہ مسلمانوں نے تقریباً ایک ہزار برس تک ایشیا، یورپ اور افریقہ کے تین براعظموں پر حکومت کی جو خلافت بنی امیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ ترکی تھی۔ (۷۰۰ء - ۱۹۱۷ء) اور عظیم فرزند اسلام سلطان صلاح الدین ایوبی نے ایک سو سال کے قبضے کے بعد دوسری اور تیسری صلیبی جنگ کے بعد یورپ کو آزاد کیا اور ۱۲۰۰ء میں بدترین

اور شرمناک ترین شکست سے دوچار کر کے قبلہ اول بیت المقدس کو ان سے آزاد کرایا تھا۔ یہاں تک کہ ساڑھے سات سو سال کے بعد اللہ کی مغضوب و مقہور اور ذلیل ترین قوم یہود نے برطانوی استعمار کی مدد اور امریکی استعمار کی پشت پناہی سے ۱۹۶۷ء میں پھر بیت المقدس پر قبضہ کیا۔ جواب تک جاری ہے کیونکہ مسلمانوں میں اتحاد نہیں رہا تھا اور صرف جزیرۃ العرب وغیرہ میں آٹھ دس چھوٹی بڑی حکومتیں قائم تھیں جن کے شیوخ اور بادشاہ مغرب کے کارہائیں تھے۔ عیاش اور عصری علوم و فنون میں انتہائی پسماندہ تھے۔ اور اسلام کا یہ پیغام بھول گئے تھے کہ ”اللہ کی رسی (یعنی اسلام) کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ مت ڈالو“ اور یہ بھول گئے تھے کہ ”تم ہی بالادست ہو گے بشرطیکہ تم صحیح مسلمان بنو“

تو اب تمام ملت اسلامیہ کے لئے یہ لمحہ فکریہ آ گیا ہے کہ وہ کفار یعنی یہود و نصاریٰ کے تجاوز اور چہرہ دستیوں سے اپنے آپ کو کیسے بچائیں اس کا واحد حل اور جواب تمام اسلامی ملکوں کا موثر اور قریبی اتحاد ہے۔ او آئی سی کو فعال اور موثر بنا کر اسے اسلامی دولت مشترکہ یا مسلم اقوام متحدہ کی صورت دی جاسکتی ہے ویسے بھی تو نیویارک میں قائم اقوام متحدہ و یو پی او رکھنے والے پانچ ممالک امریکہ، برطانیہ، فرانس، روس اور چین کے ہاتھوں پر غلام بنی ہوتی ہے اور گزشتہ چند سالوں سے امریکہ کے اسے نظر انداز کئے جانے اور اب عراق پر حملہ کرتے ہوئے بالکل نظر انداز کر کے اس کا جنازہ نکال دیا ہے۔

دنیا کے ۶۱ یا ۶۰ مسلمان ممالک کی مجموعی آبادی ایک ارب سے زیادہ ہے جو کیونسٹوں اور عیسائیوں کے بعد دنیا کا تیسرا بڑا مذہب ہے اور غریب اسلام کے پیروکاروں کی تعداد دوسرے نمبر پر آ جائے گی۔ اگر یہ سب اسلامی ممالک پانچ پانچ اور دس دس ہزار کی فوج اپنی افواج میں سے چھانٹ کر رکھیں اور اسے ٹینکوں، ہوائی جہازوں اور راکٹوں سے ہی مسلح کر دیں تو یہ پانچ چھ لاکھ اسلامی عظیم فوج تمام مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرے گی۔ جوں ہی کسی ایک اسلامی ملک پر کفار کا حملہ ہو یہ سربلج الحریکت فوج حرکت میں آ جائے گی۔ جب مختلف نسلوں اور رنگوں پر مشتمل یہ عظیم فوج حرکت میں آئی گی تو دشمنوں کے چھکے اور پسینے جھوٹ جائیں گے۔ اور امریکہ یا کسی اور کو پسپائی کے سوا اور کوئی راستہ نظر نہیں آئے گا۔ کیونکہ اللہ کی مدد جماعت یعنی اتحاد کو حاصل ہوتی ہے۔

جہاد جو اسلام کا چھٹا رکن ہے، قیامت تک جاری رہے گا، اسلام کے مطابق دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں ہمیشہ جہاد جاری رہنا چاہیے۔ اگر گزشتہ پانچ صدیوں میں مسلمان اس اصول پر عمل کرتے تو آج یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا کہ کفار سے لڑنا تو کجا اپنے گھروں میں کفار کی یلغار سے محفوظ نہیں ہیں۔ اسلام تو قیامت تک رہے گا، مسلمان اگر اسلام کے زریں اصولوں پر عمل نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی جگہ کسی اور کو اپنے دین کی حفاظت کے لئے اٹھائے گا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ خوب اسلحہ جمع کریں © rasailorajaraid.com

یلتا کر کریں جیسا کہ افغانستان اور عراق میں ہوا تو سب مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہو جاتا ہے اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر ہی اس میں حصہ لے سکتی ہے۔ جس مسلمان نے نہ تو جہاد کیا اور نہ اس کی آرزو دل میں پائی اور مرا تو وہ گویا ایک طرح کا منافق ہو کر مرا۔ جہاد جان اور مال دونوں سے ہوتا ہے۔ قلم اور زبان سے جہاد یعنی باطل کے خلاف اور حق کی حمایت میں بولنا اور لکھنا بھی جہاد ہے۔ خود اگر کسی کمزوری یا بیماری یا بزدلی کی وجہ سے مسلمان میدان جنگ میں نہ جاسکے تو غازیوں اور شہیدوں کے پسماندگان کی خبر گیری کرے۔ مجاہدین کو چندہ دے، اسلحہ مہیا کرے اور سب سے ضروری یہ ہے کہ ہر مسلمان انفرادی طور پر اپنے اعمال بد سے توبہ کرے اور تقویٰ شعاری اختیار کرے۔ پانچ نمازیں باجماعت پڑھے، زکوٰۃ پابندی سے ادا کرے۔ رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت ہے تو زندگی میں ایک مرتبہ ضرور اپنی حلال کمائی کو کام میں لاکر حج بیت اللہ شریف و زیارتِ روضہ رسول اللہ ﷺ کے لئے جائے۔ تب خدائے پاک کی نصرت نازل ہوگی۔ جو مسلمان حکمران جہاد تو نہیں کرتے بلکہ ان مسلمانوں کو جانی اور مالی جہاد سے روکتے ہیں تو وہ آخرت میں کیا امید رکھتے ہیں۔ یہ تو اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنانے والی بات ہوئی۔

ہر مسلمان کو دوسرے سے محبت اور ہمدردی ہونی چاہیے۔ اسلامی اخوت ہر دوسرے رشتے پر غالب ہو۔

ع اخوت کی جہانگیری محبت کی جہانداری

کیونکہ مسلمانوں کی مثال توحید واحد کی ہے کہ ایک حصہ جسم میں درد ہو تو سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

جو عضو بد درد آورد روزگار

همه عضوهار نمائد قرار

جس طرح سقوطِ غرناطہ ۱۴۹۲ء سے پہلے عرب مسلمان سپین میں چھوٹی چھوٹی ریاستیں بنا کر ایک دوسرے کے خلاف دشمن دین پر نگاہی اور ہسپانوی عیسائیوں کی مدد کرتے تھے اسی طرح سقوطِ ڈھاکہ ۱۹۷۱ء کے وقت بھی مشرقی اور مغربی پاکستان ایک دوسرے کے خلاف لڑ رہے تھے۔ پھر دہی ہوا جو تاریخ کا فیصلہ تھا۔ یعنی ذلتِ رسوائی اور ہسپائی۔ اور اللہ جل شانہ ایامِ یعنی تاریخ کو مختلف لوگوں کے درمیان پھر آتا رہتا ہے تاکہ وہ تفکر سے کام لیں، اب کے قطر، عمان اور متحدہ امارت نے غداری کی تاریخ دہراتے ہوئے امریکہ کو ہوائی اڈے دیئے تاکہ عراقی مسلمانوں پر آگ اور آہن کی بارش برسائی جائے۔ ع کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں!

آفریں ہو ترک سادہ دل اور بہادر پر کہ ترکی نے امریکہ کی چندہ ارب ڈالر کی پیشکش کے باوجود اپنے ہمسایہ اور برادرِ اسلامی ملک عراق کے خلاف اڈے نہیں دیئے، سعودی عرب نے بھی بڑے دل گردے کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا ہوائی اڈہ امریکیوں کو استعمال کرنے نہیں دیا۔ چنانچہ اب امریکی فوج تبوک سے جانے کے پرتول رہی ہے

اب اسامہ بن لادن افغانستان کے کسی گوشے میں مخفی بہت خوش ہوں گے کہ بالآخر یہود و نصاریٰ کی فوج ان کے وطن دیار حرمین سے واپس جا رہی ہے، اللہ نے اپنے پیارے بندے کی آرزو پوری کر لی۔ سعودی حکومت نے امریکیوں کی خوشنودی کے لئے کیا نہیں کیا۔ اسامہ بن لادن کی شہریت منسوخ کی۔ امریکی ورلڈ ٹریڈ سنٹر کو مسمار کرنے والی سعودی نژاد مجاہدین اور پائلٹوں سے بریت کا اظہار کیا اور نام نہاد عالمی دہشت گردی کے خلاف جو امریکی نقطہ نظر سے مسلمانوں کی بیداری اور اسلامی جہاد سے عبارت ہے۔ امریکہ کی ہر طرح سے ساتھ دینے کا اعلان کیا۔ حالانکہ قرآن پکار پکار کر کہتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کبھی تمہارے دوست نہیں ہو سکتے۔

صد حیف ان اسلامی حکمرانوں پر ہے جو امریکہ یعنی نصاریٰ کی دوستی پر فخر کرتے ہیں، مسلمان ملکوں سے تجارت نہیں کرتے، امریکہ اور یورپ اور مشرق جاپان و ہندوستان سے کرتے ہیں۔ اللہ نے تیل اور گیس کے علاوہ اسلامی دنیا کو ہر قسم کے قدرتی وسائل بخش رکھے ہیں، یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ عرب ممالک، تیل صاف کرنے والی کمپنیاں سب کی سب امریکی ہیں۔ کیا ہم اپنے تیل کو اپنے قبضے میں نہیں لے سکتے، امریکہ نے اوپیک کی تنظیم کے ذریعے مسلمانوں کے تیل کو اپنے قبضے میں لے رکھا ہے۔ اور ملٹی نیشنل یعنی عیسائی اور یہودی کمپنیاں تمام دنیا اور عالم اسلام کا خون چوس رہی ہیں۔

ع خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے

جب شام و مصر اور اسرائیل کی ۱۹۷۳ء کی جنگ میں عظیم سعودی عرب مجاہد بادشاہ شاہ فیصل نے تیل کا ہتھیار استعمال کیا تو مغرب کے بڑے بڑے سائیکلوں پر سوار ہونے لگے تھے۔ آخر مرحوم شاہ کو اپنے پیچھے کے ذریعے عید کے دن عیسائیوں نے شہید کروایا۔ اور پاکستان کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کو عبدالقدیر خان کے ذریعے ایٹم بم بنانے کی کوشش کے باعث اپنے ہی کمانڈران چیف سے پھانسی پر چڑھوایا۔

ع اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

ویسے بھی امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول میں کتنے دن رہ گئے ہیں۔ صرف شام پر عیسائیوں یعنی امریکہ کے قبضے اور روم یعنی ترکی کے بادشاہ یعنی یکے مسلمان طیب اردگان کے ترک فوج یا کسی اور کے ہاتھوں مارے جانے کی دیر ہے، تو قیامت کی بڑی علامات ظاہر ہو جائیں گی اور سب سے بڑا فریب کار اور دھوکے باز یہودی دجال بھی ظاہر ہوگا جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے، یہودیوں کے امام دجال کی پیشانی پر ک۔ ف۔ ر یعنی کفر لکھا ہوگا۔ مسلمانوں کے لئے توبہ کرنے اور مستعد ہونے کا وقت آن پہنچا ہے۔